شیعوں کا رد
از
اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳
رضا اکیڈمی ۵۲ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

رسالہ

# رد الرفضہ

(شیعوں کا رد)

تصنیف

اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیضِ حضور مفتیِ اعظم علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اکیڈمی
۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹
فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۴۲۱۵۶_۰۲۲

سلسلہ اشاعت ۱۲۳
سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

# ابتدائیہ

از رشحاتِ قلم: مفتی محمود اختر القادری۔ مفتی سنی دار العلوم محمدیہ بمبئی ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ستفترق امتی ثلاثا و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ (یہ امت تہتر فرقہ ہو جائے گی صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی) کے تحت بہت سے باطل اور گمراہ فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہوں گے۔ انھیں باطل فرقوں میں ایک قدیم ترین فرقہ رافضی بھی ہے۔ جو اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے۔ یہ فرقہ صحابہ کرام خصوصاً خلفاء ثلاثہ اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں نہایت گستاخ ہے۔ یہاں تک کہ انھیں گالیاں دینا ان کا عام شیوہ ہے بلکہ چند صحابہ کرام کے علاوہ تمام کو معاذاللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے اور حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے۔

اس فرقہ باطلہ کا بانی ابن سبا یہودی ہے جو امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے عہد خلافت عثمانی میں بظاہر مسلمان ہوا اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق خوب غلو کرنے لگا یہاں تک کہ لوگوں کو یہ باور کرانے لگا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلافت و امامت کا حق صرف حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا تھا۔ مگر خلفاء ثلاثہ ایک سازش کے تحت اس منصب پر بٹھائے گئے۔ یہی نہیں بلکہ اس نے بعض لوگوں سے یہ تک کہدیا کہ معاذاللہ نبوت و رسالت کے لئے

اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو منتخب کیا تھا مگر جبرئیل علیہ السلام غلطی سے وحی لیکر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے (العیاذ باللہ تعالیٰ) غرضیکہ ابن سبا نے اسی طرح کی گمراہ کن، فتنہ پرور اور شاطرانہ باتیں لوگوں میں پھیلاکر شیعیت کی بنیاد رکھی اور آج تک شیعوں کے بنیادی عقائد ابن سبا کی انھیں خرافات پر مبنی ہیں۔

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے عظیم الشان مجددانہ کارناموں سے آج دنیائے اسلام خوب اچھی طرح آشنا ہے۔ آپ نے جہاں دلائل و براہین سے عقائد حقہ کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے وہیں فرقۂ باطلہ کے فاسد و گمراہ کن اور ایمان سوز عقائد کا رد بلیغ بھی فرمایا ہے۔ آپنے دیگر باطل فرقوں کی طرح شیعہ کا بھی اپنے مخصوص انداز میں سخت رد فرمایا اور ان کی تردید میں کثیر رسائل اور بہت سارے فتاویٰ تحریر فرمائے۔ زیر نظر رسالہ "رد الرفضة"، شیعوں کے رد میں ایک مختصر رسالہ ہے مگر دریا کو کوزے میں سمونے کے مصداق صرف ستّرہ صفحات پر مشتمل اس فتوی میں کتب متداولہ سے ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ حوالجات پیش فرماکر یہ ثابت کر دیا کہ

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

برادران اہلسنت سے پرخلوص درخواست ہے کہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ فرمائیں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا ایسے لوگوں سے رشتہ داری و تعلقات قائم کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ انھیں لڑکیاں دینا یا ان کی لڑکیاں لینا حلال ہوگا؟۔

رب قدیر اپنے حبیب پاک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں مسلمانوں کو حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مفسدین کے شرور سے ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

احقر محمود اختر القادری عفی عنہ

سُنی دارالعلوم محمدیہ بمبئی ۳

۷ جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مسئلہ

از سیتاپور مرسلہ جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سُنّی المذہب نے انتقال کیا ان کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں۔ وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بیّنوا توجروا

# الجواب

الحمد للہ الذی ھدانا وکفانا واوانا عن الرفض والخروج وکل بلاء نجانا والصلٰوۃ والسلام علی سیدنا ومولٰنا وملجانا ومن وانا محمد وآلہ وصحبہ الاولین ایمانا والاحسنین احسانا والاکثرین ایقانا آمین۔

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سُنّیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے۔ اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین۔ تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتوٰی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۶۴ میں ہے۔ ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا کقولہ ان اللہ تعالٰی جسم کالاجسام او انکر صحبۃ الصدیق۔

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول صہ ۲۴۲ میں ہے۔ وکذ الخلافۃ اور ایسی ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی مایصح الاقتدا۔ بہ ومن لا یصح میں ہے الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھو مبتدع ولو انکر خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر،

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے۔ اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول صہ ۲۴۸۔ اور حاشیہ تبیین العلامۃ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول صہ ۱۳۵ میں ہے فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق او عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فھو کافر، رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفاً ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے۔

اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔ وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ صہ ۳۱۸ میں ہے۔ من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الصحیح ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الاصح۔ خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے یہی صحیح تر ہے۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول صہ ۱۳۴ میں ہے۔ قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی وبدعۃ ولا تجوز خلف الرافضی والجھمی والقدری والمشبھۃ ومن یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ والا فلا۔ امام مرغینانی نے فرمایا بدمذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ اور رافضی وغیرہ کے پیچھے ہو گی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد

اوّل صفحہ ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے ۔ ھکذا فی التبیین والخلاصۃ وھو الصحیح ھکذا
فی البدائع ۔ ایسا ہی تبیین الحقائق وخلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے
اسی کی جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ اور اشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف
الابصار والبصائر مطبع مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاوی القرویہ مطبع مصر جلد اوّل صفحہ ۲۵ اور واقعات
المفتین مطبع مصر صفحہ ۳ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے ۔ الرافضی اذا کان یسب الشیخین
ویلعنھما والعیاذ باللہ تعالیٰ فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالیٰ
وجھہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یکون کافرا الا انہ مبتدع ۔ رافضی تبرائی
جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے ۔ اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا ۔ مگر گمراہ ہے ۔ اسی
کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ صفحہ ۲۱۰ میں فتاوی ظہیریہ سے
ہے ۔ من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر وعلی قول بعضھم
ھو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذلک من انکر خلافۃ عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال ۔ امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر
ہے ۔ اور بعض نے کہا بدمذہب ہے کافر نہیں ۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے ۔ اسی طرح خلافت
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح تر قول میں کافر ہے ۔ وہیں فتاوی بزازیہ سے ہے

ویجب اکفارھم باکفار عثمان وعلی وطلحۃ وزبیر وعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔
رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے ۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین
عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر
کہتے ہیں ۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۔ یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ علی الاصح ۔ اصح یہ ہے
کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت وخلافت کا منکر کافر ہے ۔ مجمع الانہر شرح ملتقی
الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ میں ہے ۔ الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع

و ان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر ۔ رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافتِ صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے اسی کے ص۲۱ میں ہے ۔ یکفر بانکار صحبۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ و بانکار امامتہ علی الاصح و بانکار صحبۃ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ علی الاصح ۔ جو شخص ابی بکر صدیق کی صحابیت کا منکر ہو وہ کافر ہو یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے یونہی عمر فاروق رضی کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے ۔ غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص۵۱۳ میں ہے ۔ المراد بالمبتدع من یعتقد شیئاً علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنۃ والجماعۃ وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنۃ اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل و نحو ذالک مما ھو کفر وکذا من یقذف الصدیقۃ او ینکر صحبۃ الصدیق او خلافتہ او یسب الشیخین ۔ بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات کا اہلسنت وجماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر تک پہنچتا ہو ۔ اگر کفر تک پہنچائے اصلا جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یونہی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو برا کہے ۔ کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص۲۰ میں ہے ۔ ان کان ھوای یکفر اھلہ کالجھمی والقدری الذی قال بخلق القرآن والرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ لا تجوز الصلاۃ خلفہ بدمذہبی اگر کافر کردے جیسے جہمی اور قدری کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں ۔ شرح کنز للملا مسکین مطبع مصر جلد اول ص۲۰۸ ،

حاشیہ فتح المعین مصری۔ فی الخلاصۃ یصح الاقتداء باھل الاھواء الا الجھمیۃ و الجبریۃ والقدریۃ والرافضی الغالی ومن یقول بخلق القرآن والمشبھۃ وجملتہ ان کان من اھل قبلتنا ولم یغل فی ھواہ حتی لم یحکم بکونہ کافرا تجوز الصلوۃ خلفہ وتکرہ والمراد بالرافضی الغالی الذی ینکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالٰے عنہ خلاصہ میں ہے۔ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ مگر جہمیہ و جبریہ و قدریہ و رافضی غالی و قائل خلق قرآن و مشبہ اور حاصل یہ کہ اہل قبلہ سے جو اپنی بدمذہبی میں غالی نہ ہو یہاں تک کہ اُسے کافر کہا نہ جائے۔ اُس کے پیچھے نماز بکراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی سے وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبع مصر صفحہ ۱۹۸ میں ہے۔

ان انکر خلافۃ الصدیق کفر والحق فی الفتح عمر بالصدیق فی ھذا الحکم والحق فی البرھان عثمان بھما ایضا ولا تجوز الصلوۃ خلف منکر المسح علی الخفین او صحبۃ الصدیق ومن یسب الشیخین او یقذف الصدیقۃ ولا خلف من انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ فکفره ولا تلتفت الی تاویلہ واجتھادہ۔ یعنی خلافت صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز ہی نہیں جو مسح موزہ یا صحابیت صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالٰے عنہما کو بُرا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا پر تہمت رکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو تو وہ کافر ہے اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا نظم الفرائد منظومہ علامہ ابن وہبان مطبوعہ مصر حاشیہ مجیبہ صفحہ ۲۰ اور نسخہ قدیمہ قلمیہ المرجع فصل من کتاب السیر میں ہے۔ ؎

ومن لعن الشیخین او سب کافر

ومن قال فی الایدی الجوارح اکفر

## (تصحیح تکفیر منکر خلافت ال

## عتیق وفی الفاروق ذالک اظہر)

جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرا کہے یا بُرا کہے کافر ہے اور جو کہے ید اللہ سے ہاتھ مراد ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں قول صحیح تکفیر ہے۔ اور یہی در بارۂ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسیر المقاصد شرح وہبانیہ العلامہ الشرنبلالی قلمی کتاب السیر میں ہے۔ الرافضی اذا سب ابابکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یکون کافرا وان فضل علیہما علیا لا یکفر وھو مبتدع رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا اُن پر تبرا کہے کافر ہو جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اُن سے افضل کہے کافر نہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ اسی میں وہیں ہے۔ من انکر خلافۃ ابی بکر الصدیق فھو کافر فی الصحیح وکذا منکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الاظہر۔ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہے۔ فتویٰ علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبد اللہ آفندی پھر مغنی المستفتی عن سوال المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول ص۹۲ میں ہے۔ الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منہا انہم ینکرون خلافۃ الشیخین ومنہا انہم یسبون الشیخین سود اللہ وجوھھم فی الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر مطلقا۔ رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں۔ از انجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں۔ از انجملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں رافضیوں کا منہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔ انہیں میں ہے اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانہ کسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال الصدر الشہید من سب الشیخین او لعنہما یکفر۔ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین کو بُرا کہے یا تبرا کہے کافر ہے۔ عقود الدریہ میں بعد نقل فتوائے مذکورہ

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانیہ لا زالت مؤیدة بالنصرة العلیة فی الافتاء فی شان الشیعة المذکورین وقد اشبع الکلام فی ذالک کثیر منھم وألفوا فیہ الرسائل وممن افتی بنحو ذالک فیھم المحقق المفسر ابو مسعود افندی العمادی ونقل عبارتہ العلامة الکواکبی الحلبی فی شرحہ علی المنظومة الفقھیہ المسماة بالفوائد السنیہ علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے، اُن سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے دیئے۔ بہت نے طویل بیان لکھے اور اسکے بارے میں رسالے تصنیف کئے اور ان میں سے جنہوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا محقق مفسر ابو السعود آفندی عمادی اکابر مفتیان دولت علیہ عثمانیہ ایک اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمیٰ بہ فوائد سنیہ کی شرح میں نقل کی۔ اشباہ قلمی فن ثانی باب الردۃ اور اتحاف ص۱۸۷ اور القروی جلد اول ص۲۵ اور واقعات المفتین ص۱۳ سنب میں مناقب گزر رہی ہے۔ یکفر اذا انکر خلافتھما او یبغضھما لمحبة النبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لھما جو خلافت شیخین کا انکار کرے۔ یا اُن سے بغض رکھے کافر ہے۔ کہ وہ تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں۔ بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں۔

تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص۳۱۹ میں ہے۔ کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولة الا الکافر لسب النبی او الشیخین او احدھما۔ ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات شیخین یا اُن میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اشباہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ خیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص۹۴، ۹۵ اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص۱۹۹ میں ہے۔ کافر تاب فتوبتہ مقبولة فی الدنیا والاخرة الا جماعة الکافر بسب النبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین او احدھما۔ جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا وآخرت میں قبول ہے۔ مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخ ہو۔

ہوا۔ دوسرا وہ کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔ درمختار میں ہے۔ فی البحر عن الجوھرۃ معزیا للشھید من سب الشیخین اوطعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وھو المختار للفتویٰ انتھی وجزم بہ الاشباہ واقرہ المصنف یعنی بحرالرائق میں بحوالہ جوہرہ نیرہ شرح مختصر قدوری امام صدر شہید سے منقول ہے۔ جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا اُن پر طعن کرے وہ کافر ہے۔ اس کی توبہ قبول نہیں اور اسی پر امام دبوسی و امام فقیہ ابواللیث سمرقندی نے فتویٰ دیا اور یہی قول فتویٰ کیلئے مختار ہے اسی پر اشباہ میں جزم کیا۔ اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ غزی تمرتاشی نے اُسے برقرار رکھا اور یہ ظاہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترکہ نہیں پا سکتا۔

درمختار صفحہ ۲۸۳ میں ہے۔ موانعہ الرق والقتل واختلاف الملتین اسلاما وکفرا لا ملتقطا یعنی میراث کے مانع ہیں۔ غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث و وارث میں اسلام و کفر کا اختلاف تبیین الحقائق جلد ۶ صفحہ ۲۴۰ اور عالمگیری جلد ۹ صفحہ ۵۴۲ میں ہے اختلاف الدین ایضا یمنع الارث والمراد بہ الاختلاف بین الاسلام والکفر مورث و وارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے۔ اور اُس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔ بلکہ رافضی خواہ وہابی خواہ کوئی کلمہ گو جو باوصف ادعائے اسلام عقیدۂ کفر رکھے وہ تو بتصریح ائمہ دین سب کافروں سے بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر صفحہ ۵۶۳ اور درمختار صفحہ ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ میں ہے۔ صاحب الھویٰ ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد بدمذہب اگر عقیدۂ کفر رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے۔ غرر متن درر مطبع مصر جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ میں ہے۔ ذو ھوے ان اکفر فکالمرتد بدمذہب اگر تکفیر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے۔ ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر جلد ۲ صفحہ ۹۶۹ میں ہے۔ ان حکم بکفرہ بما ارتکبہ من الھوی فکالمرتد اگر اس کی بدمذہبی کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے نیز فتاویٰ ہندیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۴ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ

مصر جلد اول صفحہ ۲۰۶، ۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ میں ہے یجب اکفار الروافض فی قولہم برجعۃ الاموات الی الدنیا (الی قولہ) وہؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامہم احکام المرتدین کذا فی الظہیریۃ یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ دینِ اسلام سے خارج ہیں۔ اُن کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔ ایسا ہی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے۔ اور مرتد اصلاً صالح وراثت نہیں۔ مسلمان تو مسلمان کسی کافر حتیٰ کہ خود اپنے ہم مذہب مرتد کا ترکہ بھی ہرگز اُسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۴۵۵ میں ہے المرتد لا یرث من مسلم ولا من مرتد مثلہ کذا فی المحیط۔ خزانۃ المفتین میں ہے۔ المرتد لا یرث من احد لا من المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد مثلہ۔ یہ حکم فقہی مطلق تبرائی رافضیوں کا ہے۔ اگرچہ تبرا وانکار خلافت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا ضروریاتِ دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط فیہ قول المتکلمین انہم ضلال من کلاب النار لا کفار وبہ ناخذ اور روافض زمانہ تو ہرگز صرف تبرائی نہیں بلکہ یہ تبرائی علی العموم منکران ضروریاتِ دین اور باجماعِ مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتدین ہیں۔ یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر صریح میں اُن کے عالم جاہل مرد عورت چھوٹے بڑے سب بالاتفاق گرفتار ہیں۔

کفر اول۔ قرآنِ عظیم کو ناقص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے۔ اس میں سے کچھ سورتیں امیر المومنین عثمان غنی ذو النورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے۔ کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے۔ اور جو شخص قرآن میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے۔ کہ صراحۃً قرآنِ عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عزوجل سورۂ حجر میں فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ بیضاوی شریف مطبع

لکھنؤ صفحہ ۴۲۸ میں ہے۔
لحفظون ای من التحریف والزیادۃ والنقص جلالین شریف میں ہے،
لحفظون من التبدل والتحریف والزیادۃ والنقص یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم خود اس کے نگہبان ہیں اس سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کردے یا کچھ بڑھادے یا کچھ گھٹادے جمل مطبع مصر جلد ۲ صفحہ ۵۹۱ میں ہے۔ بخلاف سائر الکتب المنزلۃ فقد دخل فیہا التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فانہ محفوظ عن ذالک لا یقدر احد من جمیع الخلق لانس والجن ان یزید فیہ او ینقص منہ حرفا واحدا او کلمۃ واحدۃ۔ یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف وتبدیل نے دخل پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن وانسان کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک لفظ یا ایک حرف بڑھادیں یا کم کردیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ حٰم السجدۃ میں فرماتا ہے وانہ لکتب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۔ بے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے۔ باطل کو اس کی طرف اصلاً راہ نہیں نہ سامنے سے نہ پیچھے سے۔ یہ اتارا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کا۔ تفسیر معالم التنزیل شریف طبع بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵ میں ہے۔ قال قتادۃ والسدی الباطل ھو الشیطان لا یستطیع ان یغیرا و یزید فیہ او ینقص منہ قال الزجاج معناہ انہ محفوظ من ان ینقص منہ فیاتیہ الباطل من بین یدیہ او یزاد فیہ فیأتیہ الباطل من خلفہ وعلیٰ ھذا المعنی الباطل الزیادۃ والنقصان
یعنی قتادہ سُدّی مفسرین نے کہا باطل شیطان ہے۔ قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زجاج نے کہا باطل کہ زیادت ونقصان ہیں۔ قرآن ان سے محفوظ ہے۔
کشف الاسرار امام اجل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام ہمام فخر الاسلام بزدوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸، ۱۹۰ میں ہے۔ کان نسخ التلاوۃ والحکم جمیعاً جائزا فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاما بعد وفاتہ فلا یجوز۔ قال بعض الرافضۃ والملحدۃ ممن یستتر باظہار الاسلام وھو قاصد الیٰ

فسادہ ھذا جائز بعد وفاتہ الشاذ زعم ان فی القرآن کانت آیات فی امامۃ علی و فی فضائل اھل البیت فکتمھا الصحابۃ فلم تبق بانداراس زمانھم والدلیل علی بطلان ھذا القول قولہ تعالیٰ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کذا فی اصول الفقہ لشمس الائمۃ ملتقطا۔ قرآن عظیم سے کسی چیز کی تلاوت وحکم دونوں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم میں جائز تھا۔ بعد وفات اقدس ممکن نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور زندیق ہیں۔ بظاہر مسلمانی کا نام لیکر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں۔ اور حقیقۃً انہیں اسلام کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں۔ جب وہ زمانہ مٹ گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک ہم نے اتارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الائمہ کی کتاب اصول الفقہ میں ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص۳۱۲ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کرکے فرماتے ہیں۔ وکذالک من انکر القرآن او حرفا منہ او غیر شیئا منہ او زاد فیہ یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا اس موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتلائے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مطبع لکھنؤ ص۶۱۲ میں ہے۔ اعلم انی رایت فی مجمع البیان تفسیر الشیعۃ انہ ذھب بعض اصحابھم الی ان القرآن العیاذ باللہ کان زائدا علی ھذا المکتوب قد ذھب بتقصیر من الصحابۃ الجامعین العیاذ باللہ لم یختر صاحب ذالک التفسیر ھذا القول فمن قال بھذا القول فھو کافر لانکارہ الضروری۔ یعنی میں نے طبرسی رافضی کی تفسیر مجمع البیان میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس موجود سے زائد تھا جن صحابہ نے قرآن جمع کیا عیاذاً باللہ ان کے قصور سے جاتا رہا اس مفسر نے یہ قول اختیار نہ کیا۔ جو اس کا قائل ہو کافر ہے۔ کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم۔ ان کا ہر متنفس سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرات عالیات انبیائے سابقین علیہم الصلوات والتحیات سے افضل بتانا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر بے دین ہے۔

شفا شریف صفحہ ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے۔ وکذالک نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضۃ فی قولہم ان الائمۃ افضل من الانبیاء۔ اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں۔ اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔ امام اجل نووی کتاب الروضہ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر صفحہ ۴۲ میں کلام شفا نقل فرماتے اور مقرر رکھتے ہیں۔ مولانا علی قاری شرح شفا مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲۹ میں فرماتے ہیں۔ ھذا کفر صریح یہ کھلا کفر ہے۔ منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی صفحہ ۱۲۶ میں ہے۔ ما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالۃ والحاد وجہالۃ وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر و ضلالت و بیدینی و جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر فصل اول باب ثانی میں ہے۔ واللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء۔ بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے۔ اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۱۵ میں ہے التفضیل علی نبی تفضیل علی کل نبی کسی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے۔ شرح عقائد نسفی مطبع قدیم صفحہ ۱۱۵ پھر طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ صفحہ ۲۱۵ میں ہے۔ واللفظ لہما (تفضیل الولی علی النبی) من سلا کان اولا (کفر وضلال کیف وھو تحقیر للنبی) بالنسبۃ الی الولی (وخرق الاجماع) حیث اجمع المسلمون علی فضیلۃ النبی علی الولی باختصار۔ ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل

بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہلِ اسلام کا اجماع ہے۔ ارشاد الباری شرح صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۵ میں ہے۔ النبی افضل من الولی وھذا امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر لانہ معلوم من الشرع بالضرورة۔ نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے۔ کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

## رفض کے مجتہدانِ حال نے اپنے فتووں میں ان صریح کفروں کا صاف اقرار کیا ہے:

یہ فتوی رسالہ تحفۂ ردِ روافض در رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع صبح صادق سیتاپور سنہ ۱۲۹۳ھ و سنہ ۱۸۷۶ء میں مفصل مذکور ہیں۔ جنمیں اس مقام کے متعلق یہ الفاظ ہیں:۔

فتوی (۱): چہ میفرمایند مجتہدین دریں مسئلہ کہ مرتبہ ولی مصطفےٰ علی مرتضےٰ علیہ السلام از سائر انبیائے سابقین علیہم السلام سوائے سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ وآلہٖ وسلم افضل ست یانہ بینوا و توجروا۔

الجواب:۔ افضل ست واللہ العلیم [ہو العالم ۱۲۸۳] الراقم میرآغا عفی عنہ۔

فتوی (۲) چہ میفرمایند دریں مسئلہ کہ در کلام مجید جمع کردۂ عثمان تحریف از تخریج آیات مدائح جناب امیر علیہ السلام وغیرہ واقع شدہ یانہ۔

الجواب:۔ ایں امر بر سبیل جزم و قطع ثابت نیست لیکن متحمل ست۔ واللہ العلیم [ہو العالم ۱۲۸۳] الراقم میرآغا عفی عنہ۔

فتوی (۳) مسئلہ دوم۔ مرتبۂ اہلبیت نبوی صلوات اللہ علیہم اجمعین سیما حضرت علی مرتضیٰ از سائر انبیاء افضل ست یانہ۔

الجواب:۔ البتہ مراتب ائمہ ہدیٰ از سائر انبیاء بلکہ رسولان اولوالعزم سوائے حضرت خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہ زیادہ بود و رتبہ جناب امیر نیز۔ [سید علی محمد ۱۲۹۳]

فتوی (۴) مسئلہ ہفتم در قرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف و نقصان واقع شدہ یانہ۔

الجواب :- تحریف جامع القرآن بلکہ محرق و محرف قرآن در نظم قرآن یعنی ترتیب آیات از کلام مفسرین فریقین و عنوان نظم قرآن مستغنی سن البیان ذ بحذف نقصان بعضی آیات وارده در فضیلت اہلبیت علیہم السلام مدلول قرائن بسیار و آثارات بیشمار۔

سید علی محمد ۱۲۶۳

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیرو ہوتے ہیں اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہو تو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئے کہ کوئی رافضی ایسا نکلے جو اپنے مجتہدین کے فتوے بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا عالم و پیشوا و مجتہد ہی جانے گا۔ اور جو کسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔ شفا شریف صفحہ ۳۹۲ میں انہیں اجماعی کفر کے بیان میں ہے۔ ولهذا نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم او شك او صحح مذهبهم وان اظهر مع ذالك الاسلام واعتقده واعتقد ابطال كل مذهب سواه فهو كافر باظهاره ما اظهر من خلاف ذالك۔ ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا اُن کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ اپنے آپ کو مسلمان جتاتا اور اسلام کی حقانیت اور اُس کے سوا ہر مذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ اس کے خلاف اُس اظہار سے کہ کافر کو کافر نہ کہا خود کافر ہے۔ اسی کے صفحہ ۳۲۱ اور فتاویٰ بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ اور درر وغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ ۳۰۰ اور فتاویٰ خیریہ جلد اول صفحہ ۹۴ و ۹۵ اور درمختار صفحہ ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۶۱۹ میں ہے۔ من شك في كفره وعذابه فقد كفر جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بالیقین خود کافر ہے۔ علمائے کرام نے خود روافض کے بارے میں بالخصوص اس حکم کی تصریح فرمائی علامہ نوح آفندی و شیخ الاسلام عبداللہ آفندی و علامہ حامد عمادی آفندی مفتی دمشق الشام و علامہ سید ابن عابدین شامی عقود جلد اول صفحہ ۹۲ میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم ہے۔ فرماتے ہیں

هٰؤلاء الکفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر ومن توقف فی کفرھم فھو
کافر مثلھم مختصرًا۔ یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر میں
توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ علامہ ابو جود مفتی ابوالسعود اپنے فتاویٰ پھر علامہ
شرح فرائد سنیہ پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنقیح الحامدیہ صفحہ ۹۳ میں فرماتے ہیں۔ اجمع علماء
الاعصار علی ان من شک فی کفرھم کان کافرًا۔ تمام زمانوں کے علماء کا اجماع
ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ تنبیہ
جلیل مسلمانو اصل مدار ایمان ضروریاتِ دین ہیں۔ اور ضروریات اپنے ذاتی روشن بدیہی ثبوت
کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے غنی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی نص قطعی
اصلاً نہ ہو جب بھی اُن کا وہی حکم رہے گا کہ منکر یقیناً کافر مثلاً عالم بجمیع اجزاء حادث ہونے
کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان وزمین کا حدوث ارشاد ہوا ہے
مگر باجماعِ مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے۔ جس کی اسانید کثیرہ فقیر
کے رسالہ مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید میں مذکور تو وجہ وہی ہے کہ حدوثِ جمیع ما سوی
اللہ ضروریاتِ دین سے ہے۔ کہ اُسے کسی ثبوتِ خاص کی حاجت نہیں۔

اعلام امام ابن حجر صفحہ ۱۷ میں ہے۔ زاد النووی فی الروضۃ ان الصواب
تقییدہ بما اذا جحد مجمعًا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ
نص ام لا۔ یہی سبب ہے کہ ضروریاتِ دین میں تاویل مسموع نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ
قرآن عظیم جو بحمد اللہ تعالیٰ شرقاً غرباً قرناً فقرناً تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے
ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے۔

باجماعِ مسلمین بلا کم وکاست وہی تنزیل رب العالمین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور اُن کے ہاتھوں میں اُن کے ایمان اُن کے
اعتقاد اُن کے اعمال کے لئے چھوڑی اسی کا ہر نقص وزیادت وتغیر وتحریف سے مصون
ومحفوظ اور ان کا وعدہ حقہ صادقہ انا لہ لحافظون میں مراد ومحفوظ ہونا ہی یقیناً ضروریاتِ
دین سے ہے۔ نیز کہ قرآن جو تمام جہان کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک

ہے۔ یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ
دندان غول کی خواہر پوشیدہ غار سامرہ میں اصلی قرآن بغل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے
انا له لحافظون کا مطلب یہی ہے۔ یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسکی محرف مبدل
ناقص نامکمل پر کرائیں گے۔ اور اس اصلی جبلی کو۔ ع برائے نہادن چہ سنگ وچہ زرکی
کھوہ میں چھپائیں گے۔ گویا حافظون کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں
گے۔ انہیں اس کی پرچھائیں نہ دکھائیں گے۔ بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی کہ
قرآن اگرچہ کتنا ہی بدل جائے مگر علم الٰہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ حالانکہ
علم الٰہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔

توریت و انجیل درکنار۔ مہمل سی مہمل ردی سے ردی کوئی تحریر جسمیں مصنف
کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا۔ بلکہ دنیا سے سراسر معدوم ہوگئی ہو علم الٰہی و لوح محفوظ میں
یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسموع ہوں نہ ان
سے کفر وارتداد اصلاً مدفوع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو نیچریہ نے آسمان کو بلندی جبرئیل
و ملائکہ کو قوت خیر۔ ابلیس و شیاطین کو قوت بدی حشر و نشر و جنت و نار
کو محض روحانی نہ جسدی بنا لیا۔

قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات
سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں۔ بت
پرست لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل و اعلیٰ میں حصر ہے۔ یعنی خدا کے برابر
دوسرا خدا ہے۔ وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے۔ نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی نہیں جیسے لا فتےٰ
اِلَّا علی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفَقَار وغیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ
یاد رکھنے کا ہے۔ کہ ایسے مرتدانہ لئام مدعیان اسلام کے مکر و اوہام سے نجات
دشوار ہے۔

وَبِاللہِ التوفیق وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین۔

## بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ اُن کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرِ الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کرکے سچے پکے مسلمان سنی بنیں۔ وباللہ التوفیق واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

## فروغِ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں

(۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

(۳) مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

(۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

(۵) اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں

(۶) حمایتِ مذہب و ردِّ بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

(۷) تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کیے جائیں۔

(۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدار کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

(۹) جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کرکے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

(۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)



RAZA OFFSET Mumbai-3 • Tel.: 23456313